اسلامی دنیا کی تحریکات
اور
ہندوستان کا موقف

قاضی اطہر مبارکپوری

یون تو دسوین صدی ہجری ہی سے عام دنیائے اسلام مین دینی اور سیاسی زوال ظاہر ہو چکا تھا، مگر بارہوین صدی مین ہر جگہ دہن اور فتش پوری طرح برپا ہو گیا، مجموعی حیثیت سے مسلمانون کا ملی اور دینی وقار خطرہ مین پڑ گیا تھا، اور ساری دنیا مین مسلم قوم اور مسلم حکومتین زوال و انحطاط مین پڑ کر دینی خصوصیات اور ملی امتیازات سے محروم ہو چکی تھین،

چین کے مسلمان مغربی شمالی صوبہ یونن مین اسلامی حکومت کے قیام مین بری طرح ناکام ہو کر چین کی قدیم شہنشاہیت کا شکار بن چکے تھے، اور یاس و نا امیدی کے عالم مین ہر قسم کی دینی اور قومی تحریکات سے یکسو ہو کر تجارت اور زراعت مین مشغول ہو گئے تھے، جس کے نتیجہ مین ان سے دین کی روح ختم ہو رہی تھی، اسلامی وقار رخصت ہو رہا تھا اور غلط خیالات ان کو تباہ و برباد کر رہے تھے،

ہندوستان مین مغلیہ سلطنت طوائف الملوکی کی نذر ہو کر اپنی جمعیت سے محروم ہو چکی تھی، مسلمانون مین حاکمانہ ذہنیت تن آسانی، بے عملی اور ذہنی تصریح پیدا کر چکی تھی، اور ملت ہندیہ، شیعہ سنی، بحثون، خانقاہی جھگڑون اور باہمی الجھنون مین مبتلا ہو کر زندگی کے ہر شعبہ مین اسلامی بصیرت سے محروم ہو چکی تھی، انگریزی اقتدار نے جلتی ہوئی آگ پر تیل کا کام دیتے ہوئے، یہان کے مسلمانون کو اور بھی بے کار کر دیا تھا،

عرب، مصر اور دوسرے افریقی علاقے اگرچہ خلافت ترکی کے زیر نگین تھے لیکن انکا اندرونی حال حد درجہ قابل افسوس تھا اور وہان کے مسلمان دینی احساس و شعور کی دولت سے محروم ہو رہے تھے، خاص مصر فرانسیسیون اور انگریزون کی سیاسی یلغار اور ملی لوٹ کی آماجگاہ ہو رہا تھا، لیبیا، سوڈان اور دوسرے افریقی علاقے بھی سامراجی پنجون مین پھنسکر اسلامی افکار و تصورات سے دور ہو رہے تھے،

خود عرب اور صوبۂ حجاز اس زمانہ مین شرفاء مکہ اور امراء ترکیہ کے زیر سایہ طرح طرح کی ملی، دینی اور قومی خرابیون مین مبتلا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جاہلیت رومی اس ملک پر پھر اپنا اثر ڈال رہی ہے،

پوری دنیائے اسلام کی اس ملی اور سیاسی تباہی کے نتیجہ مین قدرتی طور پر ہر جگہ اور ہر ملک مین اصلاحی تحریک پیدا ہوئی: اللہ کے

کچھ بندون نے حالات کے مقابلہ کی راہ سوچی، اور ماحول کے تقاضے کے مطابق اصلاحی تحریکات کی بنیاد ڈالی، چنانچہ اسی زمانہ مین عرب مین شیخ عبدالوہابؒ کی تحریک نے جنم لیا، جس کا ایک رخ مسلمانون کے اعمال وعقائد کی اصلاح کر کے عوام مین دین کی روح پیدا کرنا تھا، اور دوسرا رخ سلطنت آل سعود سے معاہدہ کر کے سیاسی اقتدار حاصل کرنا تھا،

ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خانوادہ نے ایک طرف خانقاہی فرسودگی اور بدعقیدگی کے مقابلہ کے لئے دین فہمی کا نیا مکتب فکر کھولا اور کتاب وسنت اور فقہ اسلامی کی صحیح تعلیم کو رواج دیا، اور دوسری طرف غیر ملکی اور اسلام دشمن سامراج کے مقابلہ کے لئے عوام کو بیدار کیا، گویا ہندوستان کی اصلاحی تحریک بیک وقت تین طاقتون سے نبرد آزما تھی

(۱) رسم پرست خانقاہی ملا

(۲) بدعقیدہ اور بے عمل عوام

(۳) اور مغربی سامراج ۔

افریقہ مین سنوسی شیوخ نے اپنی رباطون کو اصلاحی تحریک کا مرکز بنا دیا، اور وہان کے عوام کو روحانیت اور اخلاق کے نام پر غلط روی سے رکنے اور سامراجی طاقت سے مقابلہ کرنے کی تعلیم دی،

چین مین شیخ محمد امین نے مذہبی اصلاح کے نام پر چینی مسلمانون کی اصلاح کی لئے تحریک شروع کی،

اس دور مین اگرچہ یہ تمام تحریکات ابتدا مین مذہبی اصلاح کے روپ مین ظاہر ہوئین، اور حالات کے پیش نظر انھون نے اپنے کو صرف مذہبی جماعت ظاہر کیا، مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ اس نام سے عالم اسلام مین ہر طرح کا انقلاب برپا کرنا چاہتی تھین یہی وجہ ہے کہ ہر تحریک اپنے مختلف دور مین مذہب کی طرح کسی نہ کسی رنگ مین سیاست سے بھی متعلق نظر آتی ہے، البتہ آخر مین علامہ جمال الدین افغانیؒ نے جو اصلاحی تحریک چلائی اس مین رسوم وعقائد اور اعمال کی اصلاح کے بجائے، اسلامی سیاست کا رنگ مغربی سیاست کے مقابلہ مین غالب تھا،

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ ہندوستان کی اصلاحی تحریک تمام تحریکون مین اس حیثیت سے ممتاز تھی کہ جن طاقتون سے اس کا مقابلہ تھا وہ زیادہ اور اہم تھین، مغل بادشاہون نے صحیح خانقاہون اور بزرگون کو نواز کر غلط کار لوگون کے لئے یہ بات آسان کر دی کہ تصوف کے نام پر وہ غلط عقائد، باطل رسوم اور ناجائز رواج کو فروغ دین اور اسلامی تعلیمات کے درسون کے مقابلہ مین غلط قسم کی خانقاہین کھول کر نعرہ بلند کرین کہ شریعت اور ہے اور طریقت اور،

ایک زمانہ سے ان ہی غلط پیرون اور فقیرون نے عام مسلمانون کے ذہن پر قبضہ کر رکھا تھا اور ان کو سچے عقیدے اور صحیح عمل سے اپنی طرح محروم کر دیا تھا، اس طرح مسلم عوام کی اکثریت اُن کی ہمنوا تھی،

یہ تو مذہبی رنگ تھا، سیاسی صورت حال یہ تھی کہ انگریزی اقتدار پوری طاقت سے اپنا زور دکھا رہا تھا، اور سامراجیت کا ابتدائی داخلہ نوگون کو بری طرح ذلیل کر کے ہر آڑے آنے والی طاقت کو کچل رہا تھا،

چنانچہ جس وقت ہندوستان کے مصلحون نے اپنی اصلاحی تحریک چلائی تو ان پر سہ طرفہ حملہ شروع ہو گیا، ایک طرف غلط کار ملّا

اور رسم و رواج پر زندہ رہنے والے پیر اپنے عقیدتمند عوام کو لیکر مقابلہ کے لیئے نکلے ؛ دوسری طرف انگریزی طاقت سامنے آئی، پھر اصلاحی تحریک کے مقابلہ کے لیئے ان دونون مین باہمی معاہدہ ہوگیا۔ اور جاہل ملاؤن اور برطانوی ایجنٹ کار دونون نے اس کا پوری طرح مقابلہ کیا، اور اس تحریک کو عوام مین ناکام بنانیکی کوشش جاری رہی،

ان حالات مین اصلاحی تحریک نے اپنا کام کیا، عوام کی اصلاح کی، صحیح علم کے لیئے مدارس اور جامعات کھولے، کتابین شائع کین، اور بڑی حد تک اسلام کی صحیح تعلیم اور تصوف کی صحیح تربیت سے عوام کو بتایا کہ شریعت ہی طریقت ہے اور شریعت ہی پر پورے طور سے عمل کرنے سے طریقت کا ظہور ہوتا ہے، برطانوی سامراج کے مقابلے مین بھی اس نے خوب کام کیا، اور حالات کی رفتار کے ساتھ اس کے کام کی رفتار بھی بدلتی گئی۔

مصلحین اور مفسدین کی باہمی آویزش کے باوجود اگرچہ یہان نمایان طور پر اصلاحی کام ہوا مگر ساتھ ہی یہ افسوسناک حقیقت بھی ہے کہ فساد کی طاقت اب تک اپنا زور دکھارہی ہے اور رواجی ملاّ اور رسمی مولوی اب تک عوام کی ایک جماعت کو لے کر فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتے رہتے ہین،

آزادی کے بعد یہان کے مسلمانون پر جو تباہی آئی اور یہان کا دینی اور ملّی شیرازہ جس طرح منتشر ہوا اس سے کوئی ناواقف نہین، اور اس حقیقت سے بھی کوئی ناواقف نہین کہ تباہی و بربادی کے اس المناک دور مین یہ فتنہ در دو چار سال کے لیئے خاموش ہو گئے تھے، مگر اب جبکہ پہلے کے مقابلہ مین ہندوستانی مسلمانون کو بہر حال سکون ہے، یہ لوگ اپنی آرامگاہون سے نکل کر پھر فتنہ و فساد برپا کرنے لگے ہین، چنانچہ گذشتہ سالون سے ہندوستان کے مسلمان وہابی، دیوبندی، رضاخانی اور بریلوی مناقشون مین پھنسائے جا رہے ہین، اور ایسی خطرناک ناعاقبت اندیشی مین مبتلا کیئے جارہے ہین جس کا نتیجہ ملت اسلامیہ کی مکمل تباہی و بربادی کے سوا کچھ بھی نہین ہے،

بہار، یوپی، مدراس اور بمبئی مین ایک دوسرے پر افترا پردازیون، اور کفر بازیون کا جو سلسلہ جاری ہے وہ بتا رہا ہے کہ رجعت پسند ذہن اور گرفتار قدامت عناصر کسی قیمت پر عامۃ المسلمین کو موجودہ تقاضون کے مطابق زندہ رہنے نہین دینا چاہتے،

یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ دوسرے مسلم ممالک کے مقابلہ مین ہندوستان کے مسلمانون کا ملّی مزاج کس درجہ بگڑا ہوا ہے اور ان مین اصلاحی کام کرنے کے لیئے کس جرأت اور کتنے وقت کی ضرورت ہے،

ضرورت ہے کہ ملک کے مصلحین مصالح وقت کو سامنے رکھ کر ہندوستانی مسلمانون کی خدمت کرین اور افترا پردازیون اور مفسدون کی شرارتون کا ایسا توڑ نکالین جو ہر طرح مفید اور اطمینان بخش ہو،

عام مسلمانون کو بھی چاہیئے کہ وہ ان حقائق کو سمجھین اور مصلحین و مفسدین مین تمیز کر کے صحیح راہ پر چلین،

آپ پر حج فرض ہے تو فریضۂ حج سے سبکدوش ہو جائیے